"قارئین سے بنام مدیر"

افکار و تاثرات

★ خمینی کے نظریات
★ خان غازی کی "خیالی" باتیں
★ قمری مہینوں کا صحیح تلفظ
★ قومی ترانہ اور اسلام
★ روحی کا غذات کی بے حرمتی

خمینی " اسلامی انقلاب" اور باطل نظریات

خمینی کے نظریات | روزنامہ "جسارت"، کراچی نے جمعہ ۱۵ رجمادی الثانی ۱۴۰۵ھ (۸ مارچ ۱۹۸۵ء) کی اشاعت کے اداریہ بعنوان "عراق و ایران کی مجنونانہ جنگ"، کے تحت لکھا ہے :-

"ہم ایران سے جو اسلامی انقلاب کا علمبردار ہے خاص طور پر اسلام کے حوالے سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی اس باہمی خونریزی کو ختم کرنے کے معاملہ میں اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے اور امن کی جانب پیش قدمی کرے۔"

خمینی صاحب اور ایران کو "اسلامی انقلاب کا علمبردار" وہی شخص کہہ سکتا ہے جو شیعہ مذہب کے بنیادی خدوخال سے ناواقف ہو۔ امامت شیعہ مذہب کی اساس ہے۔

شیعہ مذہب میں بارہ امام (حضرت علیؓ سے لے کر امام غائب حضرت مہدی تک) انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ ان کے نزدیک منصب امامت نبوت سے افضل ہے۔ چنانچہ شیعہ مجتہد علامہ باقر مجلسی اپنی کتاب "حیات القلوب" (جو شیعہ مذہب کی نہایت معتبر کتاب ہے) کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں "امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است" اسی طرح خمینی صاحب اپنی کتاب "الحکومۃ الاسلامیہ" کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں :-

"ہمارے مذہب کا اہم اور بنیادی جزو یہ ہے کہ ہر ایک امام کا وہ (اعلیٰ) مرتبہ اور مقام ہے جو ملائکہ اور پیغمبروں کو نصیب نہیں ہوا۔" چنانچہ امامت کی بحث کتب شیعہ میں جس شخص نے دیکھی ہے وہ اسے خوب جانتا ہے کہ امام کو مثل انبیاء علیہم السلام کے معصوم و مفروض اطاعت کہنا کہ امام کو غیب کا علم اور یہ اختیار ہے کہ جس چیز کو چاہے حلال کرے اور جس چیز کو چاہے حرام کردے۔ (اصول کافی ۲۷۸) ایسا عقیدہ ختم نبوت کا صریح انکار ہے۔

ہر مسلمان پر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ لازم ہے۔ اور قادیانیت کے فتنہ کے استیصال کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور علمائے کرام نے جو محنت کی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت میں شیعہ

حضرات کی شمولیت اور مجلس عمل (تحفظ ختم نبوت) میں شیعہ علماء کو شامل کرنا بالکل خلاف اصول ہے کیونکہ شیعہ مذکورہ عقیدہ امامت کے قائل ہیں جو ختم نبوت کی نفی کرتا ہے۔ پرچم ختم نبوت اٹھانے میں ہم ان لوگوں کو کیونکر شریک کر سکتے ہیں جو بارہ اماموں کو انبیائے سابقین علیہم السلام سے بھی افضل قرار دیتے ہیں جو تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ اور جو ۹۵ فیصد سے زائد احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ رجعت اور بدا کو جزو ایمان سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء شیعہ عقائد کو بوجہ شیعوں کے تقیہ کے سمجھ نہیں پائے یا سمجھتے ہوئے "وسعت نظری" کے تحت چشم پوشی کرتے ہیں جو ناجائز ہے کیونکہ اصل مقصد تحفظ عقیدۂ ختم نبوت ہے اور اس اہم دینی فریضہ میں انہی لوگوں کو شامل و شریک کیا جا سکتا ہے جو ختم نبوت کی حقیقت کے خلاف کوئی عقیدہ نہیں رکھتے۔ اور جو خلفائے اربعہ (حق چار یارؓ) کی خلافت موعودہ راشدہ کے بھی کماحقہٗ قائل ہیں اور ان کو معیار حق مانتے ہیں۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شیعوں کا حضرت علی المرتضیٰ کو خلیفہ بلا وصل (پہلا خلیفہ) اور خلفائے ثلاثہ (یعنی حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ) کی خلافت کا انکار اور ان پر تبرّا یہ دونوں نظریے نص قرآنی کے تقاضا کے خلاف اور باطل ہیں۔ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔ شیعوں کا کلمہ اور اذان تک اہل سنّت سے جدا ہے۔ جس کے ذریعہ شیعہ امامت کا اقرار اور شیعیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے جو شخص علی ولی اللہ۔ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل والا یہ سارا کلمہ نہیں مانتا نہ وہ مومن ہے نہ مسلم جس کی بنا پر العیاذ باللہ ساری امت غیر مومن اور غیر مسلم قرار پائی ہے۔ سوائے قلیل شیعوں کے جو کہ ملک کی آبادی کا صرف اڑھائی فیصد ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رپورٹ "پاکستان میں شیعہ آبادی کتنی ہے؟" شائع کردہ سواد اعظم اہل سنّت پاکستان معرفت جامعہ فاروقیہ۔ شاہ فیصل کالونی ڈرگ روڈ کراچی یا ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک)

شیعوں نے اپنا کلمہ اور اذان میں واضح طور پر عقیدہ امامت کو توحید و نبوت کی طرح اصول دین میں شمار کر کے بارہ اماموں کی امامت کا قائل نہ ہونے والے کو کافر قرار دیا ہے اور شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ دراصل یہی ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ نبی یا رسول اور مانتے ہیں۔

گو شیعہ حضرات اپنے اماموں کو بظاہر "نبی" یا "رسول" کے لقب سے نہیں پکارتے مگر نبوت کے تمام خصائص ان میں موجود ہیں۔ ان کی تقرری من جانب اللہ ہوتی ہے۔ اور امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔ شیعہ مذہب میں امامت دراصل نبوت کی EXTENSION یعنی بحالی یا اجرا ہے اس لئے